مولانا اللہ وسایا

بکر و ثیّب

مرزا قادیانی کی ایک پیش گوئی

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کو پرکھنے کے لیے کسی عملی بحث کی ضرورت نہیں۔ مرزا غلام احمد نے اپنی صداقت جانچنے کے لیے علمی حقائق فلسفیانہ دلائل' منطقی الجھنوں اور صرفی و نحوی بحثوں سے ہمیں بے نیاز کر دیا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

(الف) "تورات اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے۔" ("رسالہ استفتا" ص ۳' "روحانی خزائن" ص ۱۱۱' ج ۱۲)

(ب) "سو پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے"۔ ("شہادۃ القرآن" ص ۶۵' "روحانی خزائن" ص ۳۷۶-۳۷۵' ج ۶)

(ج) "ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ ("آئینہ کمالات اسلام" ص ۲۸۸' "روحانی خزائن" ص ۲۸۸' ج ۵)

(د) "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں"۔ ("کشتی نوح" ص ۵' "روحانی خزائن" ص ۵' ج ۱۹)

(ہ) "کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے"۔ ("تریاق القلوب" ص ۲۱۷ "روحانی خزائن" ص ۳۸۲' ج ۱۵)

مرزا جی کی ان تحریرات نے فیصلہ کر دیا کہ ان کے صدق و کذب کی شناخت کا سب سے بڑا معیار ان کی پیشگوئیاں ہیں۔ حالانکہ صرف پیشگوئیاں نبوت کا معیار نہیں ہو سکتیں۔ علماء اسلام کے اعتراضات سے مجبور ہو کر مرزا غلام احمد نے تسلیم کیا ہے کہ بسا اوقات بدمعاشوں' بدکاروں' کنجریوں اور کافروں کے الہام اور خواب صحیح نکلتے ہیں اور ان کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہوتی ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

(الف) "بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔۔۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربہ میں آ

چکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے، جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے۔ کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جو وہ بادہ بہ سرد آشنا بہ برکا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے"۔ ("توضیح مرام" ص۸۳-۸۴، "روحانی خزائن" ص۹۴-۹۵، ج۳)

(ب) "ممکن ہے کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکہ دیتا ہے۔ تا ایمان چھین لے۔" ("حقیقت الوحی" ص۱، "روحانی خزائن" ص۳، ج۲۲)

(ج) "اور یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض عورتیں جو قوم کی چوہڑی یعنی بھنگن تھیں، جن کا پیشہ مردار کھانا اور ارتکاب جرائم کام تھا، انہوں نے ہمارے روبرو بعض خوابیں بیان کیں اور وہ سچی نکلیں۔ اس سے بھی عجیب تر یہ کہ بعض زانیہ عورتیں اور قوم کے کنجر جن کا دن رات زناکاری کام تھا۔ ان کو دیکھا گیا کہ بعض خوابیں انہوں نے بیان کیں اور وہ پوری ہو گئیں اور بعض ایسے ہندوؤں کو بھی دیکھا کہ جو نجاست شرک سے ملوث اور اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ بعض خوابیں ان کی جیسا کہ دیکھا تھا ظہور میں آ گئیں۔" ("حقیقت الوحی" ص۳، "روحانی خزائن" ص۵، ج۲۲)

مرزا جی کی ان عبارات کے مطابق بدمعاشوں، بدکاروں، کنجریوں اور کافروں کی خوابیں۔ الہام اور پیشگوئیاں تو سچی نکلتی ہیں لیکن علیٰ وجہ البصیرت ہمارا دعویٰ ہے، جس کی تردید قیامت تک امت مرزائیہ نہیں کر سکتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کوئی متحدیانہ پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ جتنی تحدی سے کوئی پیش گوئی کی گئی، اتنی ہی صراحت سے وہ غلط نکلی۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہر تصنیف میں اپنے نشانات، کرامات اور معجزات کے بے سرے راگ ہمیشہ الاپتے رہے اور یہاں تک لکھ دیا کہ:

"خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی نبوت بھی ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔" ("چشمہ معرفت" ص ۳۱۷، "روحانی خزائن" ص ۳۳۲، ج ۲۳)

مرزا کی تمام تصنیفات پڑھ لی جائیں تو سوائے فٹ بال کی طرح گول مول اور انٹ شنٹ پیشگوئیوں کے کسی "نشان" کسی "کرامت" اور کسی "معجزے" کا پتہ نہیں چلتا۔ لطف یہ ہے کہ قادیانی پیشگوئیوں کے الفاظ بھی موم کے ناک کی طرح ہیں۔ جدھر چاہو الٹ پھیر کر دو اور جب تک انہیں تاویلات باطلہ کے شکنجہ میں نہ جکڑ دیا جائے، وہ کسی موقع پر چسپاں نہیں ہو سکتے۔ ساتھ ہی دجل و فریب اور کذب و افتراء بھی ہر پیش گوئی کا لازمی جزو ہے۔ ہم اس ٹریکٹ میں مشتے نمونہ از خروارے مرزا جی کی ایک عظیم الشان اور متحدیانہ پیش گوئی بکر و ثیب کے چہرہ سے اس لیے نقاب اٹھاتے ہیں کہ علمائے اہل سنت و الجماعت آج تک اسے منظر عام پر نہیں لائے۔ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے کہ:

"تخمیناً" اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا، جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ "بکر و ثیب" جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا، پورا ہوگیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے"۔ ("تریاق القلوب" ص ۳۴، "روحانی خزائن" ص ۲۰۱، ج ۱۵)

بقول مرزا غلام احمد، یہ "الہام" ۱۸۸۱ء کا ہے، جس میں مرزا جی کو بشارت دی گئی اور ان سے وعدہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا۔ "ایک

کنواری اور دوسری بیوہ" بقول مرزا کنواری کا الہام پورا ہوگیا۔ بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا کسی بیوہ سے نکاح نہ ہوا اور وہ اس انتظار و حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ کسی بیوہ کے ساتھ نکاح کی ناکامی نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ مرزا قادیانی کا بیوہ کے نکاح کا "الہام" شیخ چلی کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

مرزائی اس جھوٹی پیشگوئی کی الٹی سیدھی تاویل کرنے کے لیے کسی شرط کا بہانہ بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مرزا کا "الہام" اور اس کی تشریح صاف بتا رہی ہے کہ بیوہ کے نکاح کی پیشگوئی بلا شرط ہے' نہ ہی بیوہ کے نکاح کے "الہام" کو محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی پر چسپاں کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ۱۸۸۱ء کا "الہام" ہے۔ اس وقت مرزا غلام احمد اور محمدی بیگم صاحبہ کے نکاح کا قصہ ہی شروع نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ خود مرزا نے لکھا ہے۔

"اسی طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہیں کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی میں ہوئی' اتفاقاً اس کے مکان پر موجود تھا۔ اس نے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھ کو سناؤ۔ میں نے ایک تازہ الہام' جو انہیں دنوں میں ہوا تھا اور اس شادی اور اس کی دوسری جز پر دلالت کرتا تھا اس کو سنایا اور وہ یہ تھا کہ بکر و ثیب یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے۔ میں اس الہام کو یاد رکھتا ہوں۔ مجھے امید نہیں کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو۔ مجھے اس کا وہ مکان یاد ہے کہ جہاں کرسی پر بیٹھ کر میں نے اس کو الہام سنایا تھا اور احمد بیگ (مرزا جی کی آسمانی منکوحہ محترمہ محمدی بیگم کا والد۔ ناقل) کے قصہ کا ابھی نام و نشان نہ تھا——— پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تھا' جس کا ایک حصہ اس نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ جو ثیب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت میں دیکھ لے گا۔" ("ضمیمہ انجام آتھم" ص۱۴' "روحانی خزائن" ص۲۹۸' ج۱۱)

مرزا غلام احمد "نکاح بیوہ کے الہام" اس کی امید اور حسرت سمیت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل ہیضہ کی مرض سے اگلے جہان کی طرف کوچ کر گئے۔ بیوہ کا "الہام"

جھوٹ اور بھنگڑ خانے کی گپ ثابت ہوا تو امت مرزائیہ نے ثیب (نکاح بیوہ) کے "الہام" کو تاویلات نہیں بلکہ دجل و فریب کے شکنجہ میں جکڑ کر اس کی صورت کو مسخ کر دیا۔ نظارت تالیف و تصنیف قادیان نے (جس کے ناظر مرزا صاحب آنجہانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے ہیں) تذکرہ میں "تریاق القلوب" سے یہ پیش گوئی (جو ہم کتاب مذکور کے ص ۳۴ سے نقل کر چکے ہیں) درج کر کے حاشیہ میں لکھا ہے:

"یہ الہام الٰہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے' جو بکر یعنی کنواری آئیں اور ثیب یعنی بیوہ رہ گئیں' خاکسار مرتب۔" (تذکرہ ص ۳۸' حاشیہ طبع ۳)

قارئین کرام! پھر ایک دفعہ مرزا غلام احمد کے "الہام" اور اس کی تشریح توضیح کو پڑھ لیجئے اور ساتھ ہی "تذکرہ" کے مرتب کی دجل آمیز عبارت پر غور کیجئے کہ کس قدر دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ واللہ میں تو مرزائی مبلغین کی ایسی مکروہ چالبازیاں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے قلوب میں نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے' نہ ہی انہیں لوگوں سے شرم و حیا آتی ہے۔

مرزا جی تو لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔"

مرزا جی کی اس تصریح کے خلاف مرزا کے چیلے لکھتے ہیں کہ ایک ہی نکاح سے "الہام" پورا ہوگیا۔ یعنی نصرت جہاں بیگم صاحبہ (مرزا محمود احمد کی والدہ) کا کنواری ہونے کی حالت میں مرزا غلام احمد سے نکاح ہوا اور مرزا کی وفات کے بعد نصرت جہاں بیگم صاحبہ بیوہ رہ گئیں۔

مرزائیو! "تریاق القلوب" ص ۳۴ اور "ضمیمہ انجام آتھم" ص ۱۴ کی ہماری درج کردہ اپنے "مسیح موعود" کی عبارت پڑھو تو تم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ نہیں لکھتے کہ میرے نکاح میں آنے والی کنواری بیوی بیوہ رہ جائے گی بلکہ وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں میرے نکاح میں

لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔ پس تم بتاؤ کہ کس بیوہ عورت سے مرزا جی کا نکاح ہوا؟ جب کسی بیوہ سے مرزا غلام احمد کا نکاح نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو تمہیں مرزا کو کاذب اور مفتری علی اللہ ماننے میں کون سا امر مانع ہے؟

کسی بیوہ عورت سے نکاح نہ ہونے کے باعث مرزا کا ثیب (نکاح بیوہ) کا "الہام" صریح جھوٹ اور کھلا ہوا افتراء ہوا۔ پس مرزا جی کاذب ثابت ہوئے۔ کیونکہ:

"خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں۔ جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو' اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔" ("آئینہ کمالات اسلام" ص۳۲۲-۳۲۳ ' "روحانی خزائن" ص۳۲۲-۳۲۳' ج۵)

مرزا نے خود تحریر کیا ہے:

"ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" ("چشمہ معرفت" ص۲۲۲' "روحانی خزائن" ص۲۳۱' ج۲۳)

حواشی

(۱) یہ بھی جھوٹ ہے کہ بکر (کنواری) کے نکاح کا الہام پورا ہوگیا۔ کیونکہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے "دو جزوں میں سے جب ایک جز باطل ہو جائے تو وہ اس بات کی مستلزم ہوئی کہ دوسرا جز بھی باطل ہے"۔ ("اعجاز احمدی" ص۲۷ "روحانی خزائن" ص۱۳۴' ج۱۹)

جب بیوہ کے نکاح کا الہام صریح جھوٹ نکلا تو بقول مرزا غلام احمد کنواری کے نکاح کا الہام بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ پیشگوئی کا ایک جز (بیوہ سے نکاح) باطل ہونے سے دوسرا جز (کنواری سے نکاح) خود بخود باطل ہوگیا۔ (اختر)

(۲)

شب وعدہ کسی کی انتظاری کیا قیامت ہے
کھٹکتی خار بن کر ہے ملک پھولوں کے بستر کی

(۳) تذکرہ مرزائیوں کی الہامی کتاب کا نام ہے' جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بیان کردہ "رویا"' "مکاشفات"' "الہامات" اور "وحی مقدس" کو مرزائیوں کی تلاوت کے لیے جمع کیا گیا ہے۔ مرزائی اس مجموعہ کو درجہ اور شان کے لحاظ سے قرآن مجید کے ہم رتبہ اور برابر سمجھتے ہیں۔ (اخر)

قادیانیوں سے تعلقات

قادیانیوں کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ محارب کافروں کی ہے اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

(حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)